

کتاب و سنت

اَدبِ اَلْبے اَدبِی



پیشروانِ فکر و فکرِ پیشروان

www.ayub-adebi.com

۵۰۶۴-ای.ای. عالم ادب کی سہ
سوانح نگار ۲۰۱۸ء / ۱۹۹۸ء

ادارہ مسعودی

ناشر

حقوق طباعت بحق مصنف مخلوع ہیں

کتاب	لوہہ بے لونی (انور وہاں)
مؤلف	پروفیسر کٹر محمد مسعود
طبع	عالمی کتب گلاس
پیش	ادارہ مسعود، کراچی
مطبع	شمارہ پریس، کراچی
طباعت	۱۹۵۱ء / ۱۹۹۱ء
تعداد	کپی ۲
قیمت	۵ روپے

لے کے پتے

۱. ادارہ مسعود، ۲ / ۵۰۹، ایف ایم آر کراچی
۲. انارکلی کٹر، ۲۵، ایم این سٹریٹ، ریلوے کراچی
۳. مرید علی کٹی، ۱۰، سید علی شاہ کراچی
۴. خیر انارکلی کٹر، ۱۱، علی شاہ کراچی
۵. شری ادارہ، ادارہ، ۱۱، علی شاہ کراچی
۶. ادارہ مسعود، ۱۱، علی شاہ کراچی

انتساب

توحید کے ان پرستاروں کے نام

- جنہوں نے بہت سکھ چلے اور شی بگتے۔
- جنہوں نے ادب کا بیٹہ بکریا۔
- جو درشتا سب ادب تھے۔
- جہاں ادب سے جی کا خیال بھٹکا تھا، نہ وہیں بگتی تھی، نہ وہیں لگاتے تھے۔
- جو ہمہ دہش میں نہ تھی نگاہیں سے بچے رہتے تھے۔
- حضورِ بلائیں کی آوازِ بلند نہ بولی تھی۔
- جہاں تھے تو اس کی بوجہ تھی، چلتے تھے تو اس کی بوجہ تھی، اٹھتے تھے تو اس کی بوجہ تھی۔
- جنہوں نے اپنا جان و دل محبوب کے قدموں پر لپیٹ کر دیا تھا۔
- جو ادب کو اپنی ایمان بگتے تھے۔
- جو ادب ہی کے لئے چلتے تھے اور ادب ہی کے لئے مرنے تھے۔

نعت شریف

اَللّٰهُمَّ

رحمت میں بلا حد و برکتی دے اور شکر میں درجہ حقیت عطا فرما۔ آمین
 اچھا نہیں یا بُرا نہیں، مغرب جو کچھ نہیں چمکا سونگ
 آپ نہیں تمہارا، تم میرے گنت دریا درگاہوں
 جس میں تم عاصیوں کے ظہور ہو گے پیشی حق
 اُس میں نہ بھٹو ۵ مجھے زنجار یا درگاہوں
 تم نے بھی گر ذل غیب اس حال زار کی
 اب جائے کہاں، بتاؤ یہ واپس دیا درگاہوں
 دونوں جہوں میں مجھ کو رسید ہے آپ کا
 کیا قسم کر چہ نہیں نہیں بہت خواہی درگاہوں
 کیا ڈر ہے اُنس کو لشکر جہان و جرم سے
 تم رہا ظہور ہو جس کا مددگار، یا درگاہوں
 ہو آستانہ آب کا، اُتار دو کی جہیں
 خود اس سے زیادہ کچھ نہیں سونگ یا درگاہوں

عاجی بلا حد و برکتی، اعلیٰ درجہ معرفت، جلیلہ درجہ حقیت کی ہیں

مناجیوں، ظہور و ظہور، اعلیٰ درجہ معرفت کی ہیں۔

فہرس

۱	حربِ آقا
۱۵	آدم و ابلیس
۱۹	آدابِ رسالت
۲۵	توحید و رسالت
۲۸	قہادتِ تقویۃ الایمان
۳۵	جہادتِ تقویۃ الایمان
۳۵	پہلی جہادت
۳۵	دوسری جہادت
۳۹	تیسری جہادت
۳۹	چوتھی جہادت
۳۹	پانچویں جہادت
۴۱	چھٹی جہادت
۴۳	ساتویں جہادت
۴۶	آٹھویں جہادت

- ۴۸ نوری جهاد است
- ۴۹ دهنوی جهاد است
- ۵۱ گید دهنوی جهاد است
- ۵۲ بد دهنوی جهاد است
- ۵۳ تیر دهنوی جهاد است
- ۵۹ چود دهنوی جهاد است
- ۶۲ پند دهنوی جهاد است
- ۶۴ سوط دهنوی جهاد است
- ۶۶ کائنات و تیز است

حرف آغاز

عقیدہ توحید بڑی قوت ہے۔۔۔۔۔ بڑی زبردست قوت۔۔۔۔۔
 اس کا ہر حکم کسی دوسرے پر نہیں سکتا۔۔۔۔۔ مگر عقیدہ توحید وہ نہیں جو اس نے پیش کیا کہ
 بنیاد ڈالیا۔۔۔۔۔ سب پر غور پھر کر میں اللہ کی حریت متوجہ ہو جائے۔۔۔۔۔
 عقیدہ توحید ہر قرآن نے پیش کیا کہ دل میں بنیاد ڈال دیا کہ جس کی غلط فہمیاں تھے اللہ
 کی حریت متوجہ ہو جائے۔

قبائل نے سچ کہا کہ خدا کا بھائی بن نہیں رہے تھے یہ سچ کہ ہمارے جوان اسلاف
 سے بہت متعلق ہو گئے۔۔۔۔۔ اس میں شک نہیں کہ ان بنیادوں کی جتنی غلط
 فہمیاں تھیں ان کے غلط فہم کے منکر ہیں۔۔۔۔۔ یہ غلط فہمیاں جتنی تو انسان کیوں کا
 نہیں رہا۔۔۔۔۔ پھر خدا کا احترام رہا ہے۔۔۔۔۔ نہایت افسوس۔۔۔۔۔

سب نہیں پرکھتی بنیادیں نہیں تو قدرت کو نہیں دوس ہوتا ہے۔۔۔۔۔ قرآن
 میں ثابت ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ اللہ قرآن سے بڑھ کر کسی کی شہادت ہے؟

اللہ تعالیٰ انسان کو بھی سکھاتا ہے۔۔۔۔۔ دیکھیں اس نے کون

کون سا دین سکھایا ہے؟ دھرم، جڑا، ناکام سے لے کر موت۔۔۔۔۔ اس کا نام سچ ہے

یہ اللہ کا دین ہے۔۔۔۔۔ قوت قلب و فکر کے لئے اللہ کے ساتھ ساتھ اللہ کے ساتھ

بندوں سے جس کی دل شاد آج رہا ہے۔۔۔۔۔ لیکن اب بھی کوششیں جاری

ہیں کہ بنیادوں کو اللہ سے ملنے کی وجہ سے لایا جاتا ہے اس کا توڑ دیا جائے

جس کی وجہ سے اس کا توحید نام کے نام سے پہچان لیا جائے

[illegible][illegible]

ایسی باتیں



۱۔ یہ غرضیں کہ جن خداوندی حکم کی غرض سے وضع ہوئیں، ان کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔
 ۲۔ ان میں سے جو کہ خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۳۔ ایسے حکم جن میں خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔
 ۴۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۵۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۶۔ ان میں سے جو کہ خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۷۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۸۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۹۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۱۰۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۱۱۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۱۲۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۱۳۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۱۴۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۱۵۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۱۶۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۱۷۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۱۸۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۱۹۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

۲۰۔ یہ ہے کہ اگر خداوندی حکم کے خلاف نہ کرنا اور نہ ان کے خلاف نہ کرنا۔

که در این کتاب آمده است — که در این کتاب آمده است
 که در این کتاب آمده است — که در این کتاب آمده است
 که در این کتاب آمده است — که در این کتاب آمده است
 که در این کتاب آمده است — که در این کتاب آمده است
 که در این کتاب آمده است — که در این کتاب آمده است

تیسری عبارت :-

میں نے اپنے ہر شخص کو آواز سے بڑا نہیں جو راغرب نہیں فرقت
اس کی جلتی تھی اور جیت کے ساتھ پر ایک چہرہ کی حیثیت سے

مجھ پر وہ قابل ہے ۔

چوتھی عبارت :-

تو میرا سوا میرا اس کے ساتھ ایک آواز سے بھی نکلتی ۔

مندیہ ہوا تو اس وقت سے صوفیوں کے کہہ کر ہوئی اور جھلکی کے اندر کی گئی ہی جہاں سے فریاد
سے استغاثہ ہوا نہیں ۔ ہر ایک میں ہر قسم کے ہوا سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے
جنگل کے چہرہ کے نیچے ذیل میں ۔ (مولا علی)

میں نے ایک فرشتے سے استغاثہ کیا تھا کہ آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے
سوتل فرشتے میں کہہ چکا تھا کہ سوتل میں آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے
کئی دیر سے آواز سے آواز سے

یا علیہ السلام آواز سے آواز سے

آواز سے آواز سے آواز سے

آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے

آواز سے آواز سے

آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے

آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے

آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے

آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے آواز سے

[illegible][illegible]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبیت سے ہم سب کی خدمت حاصل کی اور ہمارے ساتھ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں ہم سب کے چکر کو ہم سب کے قابل بنادیتے۔

[illegible]

اپنے اہل بیت ایک ایسی بات گزریں جو انہوں نے اپنے گھر میں نہ سنی ہو اور وہی حدیثی
 میں مذکور تمام حکم کہتے ہیں کہ ان کی قدرت کا کلام اور ان کی جلالی — ہاتھ بکھڑکاتے
 کہ ان کی قدرت اور علم و افق حد — یہ بات ہے کہ ان کی قدرت اور علم کی بات ہے
 تو ان میں وہ ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ہوتی ہیں۔

اب یہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب اللہ سے سوائے کوئی تہی تو حقین کہتے کہ اس کو
 پر فلک مال — جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسری کو یہ بات فرماتے ہیں
 تو انہی اپنی قدرت کی باتیں کرتے تھے، اور میں یہ خبر دیکھتا ہوں کہ ان کی حد ہے کہ وہ تمام
 کو اپنے اپنے اہل بیت تھے — اس صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
 کہ میں نے ان کو آپ کے بعد دیکھا ہے کہ ان کو اپنے آپ کی باتیں ہیں۔ (مسند احمد)
 (ج) گواہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی تھی اور یہ حدیث کہ اس حدیث کی باتیں تھیں
 میں اس کا قرآن شریف اور شریعت اور اس کے ساتھ ان کی باتیں تھیں اور یہی حدیث
 شریف سے مراد وہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ان کی باتیں تھیں۔
 اللہ کی جنت میں ان کی باتیں تھیں۔

(د) شادی کے وقت ان کی باتیں تھیں کہ ان کی باتیں تھیں کہ ان کی باتیں تھیں کہ ان کی باتیں تھیں
 گواہی ہے کہ ان کی باتیں تھیں کہ ان کی باتیں تھیں کہ ان کی باتیں تھیں کہ ان کی باتیں تھیں
 کلام کا ایک اہل بیت ہے — آپ شادی کی باتیں تھیں کہ ان کی باتیں تھیں کہ ان کی باتیں تھیں
 تھے ختم کی باتیں تھیں۔ یہ آپ کا اہل بیت تھا۔
 چھٹی عبارت :-

سب کاموں کے لئے اللہ کا نام لیتے ہیں اور ان کی باتیں تھیں کہ ان کی باتیں تھیں
 ان کی باتیں تھیں کہ ان کی باتیں تھیں۔

[illegible][illegible]

ہیں اور کتاب میں ایک اور بات یہ ہے کہ اس نام کا خالق ہے کہ نام احمد و سنی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ اور وہ نام سے یہ کتاب کیا گیا کہ نام کی بہت ایک شاخیں نام سے توفیق نہیں مگر یہ
 حقیقت میں یہ صورت نام ہے کہ شیخ الخواری فی تہذیبہ علیہ السلام نے ذکر کیا کہ اس میں نام احمد و سنی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ نام نہیں مگر یہ صورت میں ہے کہ ترجمہ میں نہیں اور ہے کہ اس
 مختصر صورت کا نام — نام احمد و سنی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ کتاب الی ایک مختصر
 مشتمل ہے کہ بھی یہ نہیں دیتی چہ جائیکہ وہ حضرت جوثر شہدہ علیہ السلام بن کر سامنے آئیں۔
 یہ معلوم ہوا کہ کتاب کی شکل ہے یا صنعت کی۔

عشور صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار و اقتدار کا انکار نہ کرنا ہی کیا تادم و موافقہ سے ہو گیا ہے۔
 مرنے والی ایک ساعت کا دل سے یہ بات جاری ہے کہ نہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 صاحب اختیار و اقتدار ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے وسیلے سے حضور اختیار و اقتدار اللہ ہی کا
 کرتے تھے۔ غور فرمائیں۔

انجمن حقوق

تجربہ شدہ اور نام نہانوں میں سے افضل و ساری غیبی کھواہیوں
میں تجھے کمال ملے گا۔ کیونکہ تیرا حال ہے کہ اگر ایک گنہگار کے لئے
ایک پستول استعمال ہو گیا تو آپ کدہ پشت کے در سے ہوش
میں آئے۔

اس واقعہ پر مولوی انجمن خدیجہ خاتون کی مشعلیہ کتاب "نہایتی" نامی کتاب سے بہت
پریشانی کا شکار ہوئے۔ اس کے بعد کہ جو صحیح بات تو کہنا پڑتی ہے، وہ لکھنے سے گھبرائے ہوئے
خود رسوں پر مشتمل گئے اور ان کا نام پڑی رہا تھا کہ، یہ کویت میں نہ تو یہاں کہ علم سائنس اور یونیورسٹی
نکیرہ الذم ہمیشہ اللہ کے ساتھ تھے ہی، یعنی قدرت کی تاکید اپنے مخالف کے ذریعہ کیا ہو
فلا ورب علم جو کہ ہے۔

حضرت مولیٰ شعلہ و قلم کو عالمِ کار میں شائع ہوا مولوی کا بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔
حضرت مولیٰ شعلہ و قلم دعوتِ عالمِ کار پر یکدم دلچسپی نہ لیں ابھی گزشتہ گزشتہ میں۔
یہ بالکل عجیب بات نہیں، بالکل گھبروا رہا ہے۔ عالمِ کار میں شفاءِ صحت پر
تو یہی نیک آیت لکھی ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُعَذِّبُكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا بِلَهِّكُمْ آيَاتٍ

[illegible]

شماره ۱۰۰ فصل ۱۰۰، قانون اساسی، جمهوری اسلامی ایران، ۱۳۵۸

فَمَنْ تَرَىٰ تَقَابُدًا يَّهْتَطِئُ السَّكَدَ يَخْتَرِقُ وَيَتْلُو سَوْطَهَا
فَقَوْلُهُ يَهْتَطِئُ السَّكَدَ يَخْتَرِقُ وَيَتْلُو سَوْطَهَا
وَيَتْلُو سَوْطَهَا

ترجمہ: جو دیکھو ہے وہی بددلت اور آسمانی کی طرف منکرتا اور غرور میں تھیں۔
پھر وہی گئے اُس قبیلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ اُسی پر پناہ پھر دو۔
مسجد جو اسی کی طرف اور اُس کے سوا کوئی جہ نہیں ہو پناہ اس کی طرف کرو۔
کبھی شائع نہ کیا خوب کہا ہے۔

اے ایسا شہیدِ ہدایت تری اُجڑے شہرِ خداوندی ہے
ایک دوسری آیت میں بس پابست کی مراد لکھ کر دی گئی ہے۔ اور شاعر نے کہا ہے۔
وَمَا جَعَلْنَا الْإِنسَانَ إِلَّا لَعَلَّوْهُ عَنِ الرَّحْمٰنِ
مَنْ يَنْقُوبْ عَلَى عَقِبَيْهِ

وہ جسے انیسویں صدی میں تھوڑی سی شہرت ملی تھی، اب اس کی شہرت بڑھ چکی ہے۔ اس کی شہرت بڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے ایک نیا اور منفرد انداز پیش کیا ہے۔ اس کی شہرت بڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے ایک نیا اور منفرد انداز پیش کیا ہے۔

نہج کا تعجب کرنے والے کلمہ حق اللہ علیہ وسلم
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیت کو میں نے فکرا لیا، اللہ تعالیٰ کے حضور و امروہ و حضور
 اسی لئے تجلید و اوصیٰ ارشید کہ دستِ خواسیٰ پر جب کتو یکس کو آیا۔ ایک صاحب نے کہا کہ

نہایت بھاری تعلیم کر:

مولوی انجیل کے حسب معمول میں عکس از عکس کو کیفیت پر مائل کر کے جو تحریر نکلا
نکلا یہ ہے۔

یاد رکھیں بھادست

ہو نام نہاد کسی میں بھائی بھائی ہے، جو بہت بڑا گھر بڑا
بھائی ہے اس کی بڑے بھائی کی تعلیم کر، جتنی سب کا ایک گھر ہے
بہت سی لڑکیاں پڑھیں، سوچیں کہ جتنے گھر کے قریب ہوتے ہیں
خود بخود ہیں، وہ یہ ہیں، وہ سب کے سب گھر کے ہے یہ ہیں
بہت سے ہیں اور بہت سے بھائی ہیں مگر حق تعالیٰ نے انہیں بھائی بھائی
تو ہمارے بھائی کی طرح کر دیا ہے۔

حدیث شریف میں حدیث بھائی کا گھر ہے، پچھلے گھر کے کا نہیں، مولوی انجیل نے غلط
نکلی کو کیفیت پر مائل کر کے اس کی تعلیم کی اور پچھلے گھر کے بھائی کا گھر علم خود تعلیم کیا،
اس کے علاوہ حدیث شریف میں ہے جس کا گھر ہے، اگر میں نہیں پچھلے گھر کا ہی
انجیل نہایت بھاری ہے، کو بھائی دیکھتا ہوتا ہے، اس پچھلے بات ہے، دل سے نکال لی۔
مولوی انجیل کے تحریرات کے مجموعہ میں ہے کہ وہ خود ہی مشاہدہ علم کو یاد ہے، خود
نکلتے بھائی کا گھر دیکھتے کہ پچھلے گھر میں، اس سے زیادہ نہیں، وہاں گھر کی تعلیم بھائی تو بھائی
تپ کر پچھلے ہی کا گھر ہے، یہ گھر ہے، یہ گھر ہے۔

عَلَّامٌ حَسْبُكَ اَنَّا اَنْكَبِي قَوْلَ وَجْهِكَ اَنْكَبِي وَ اَنْكَبِي وَ اَنْكَبِي وَ اَنْكَبِي
وَلَا اَشْكُرُ الْقَبِيْلَةَ اَنْكَبِي

یہ انجیل، مولوی انجیل کے تحریرات میں ہے۔

یہ انجیل، مولوی انجیل کے تحریرات میں ہے۔

دیکھو! آفتاب سے عورتوں کی کسی کے دل پہ نہیں اس شہ کے دخول میں خود آپ
نہیں دلی پہنچے۔

بلکہ اس سے بھی زیادہ۔۔۔

اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِمَنْعَتِکَ وَبِکَرَمَتِکَ وَبِجَلَالِکَ وَبِکِبَرِیَیَّتِکَ وَبِعِزَّتِکَ وَبِعِزَّتِکَ وَبِعِزَّتِکَ وَبِعِزَّتِکَ
دیکھو! یہی سطور کا ان کی دہائی سے زیادہ ملک ہے! اس کی بیسیاں ان
کی زبان ہیں۔

یہ دخول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے سے زیادہ اور جو انہوں نے زیادہ ملک و احباب پر
اس کو بڑھا دیا۔ اس کا کس قدر جرات و سہجہ بکلی کی بات ہے۔

تاریکا اس پر ہی: انہوں نے مشہور کیا ہے اس میں شہرۃ المکرات کی ایک آیت کی
تکذیب کہتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔

تیرھویں جہالت

میں یہ کہہ کر مسلمان بڑا بھائی کہہ کر وہ مسلمان چھوٹا بھائی ہے۔ اور
خیر مسلم بھائی ہے ہی نہیں۔ پھر، شاہد ہوا میری حکم ہوا اور میری بولی ہو
یا حق! مثلاً: ہمارے ہر آدمی کا حقیر بھائی سے زیادہ کسی کی حقیقت نہیں
ہے! مسلمانوں کے لئے یہ بات ہے تو انہوں کو تو گروہوں
گھروں یا گڑھوں کی طرح سمجھنا چاہیئے۔

اس وقت اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے اسے بھائی بھی نہیں بلکہ چھوٹے بھائی
پر کی گواہی دینا چاہی کہ تو ایک گروہ کی گواہی دے کر وہی خود سلفۃ السلب کے سپاہی کے لئے ہے۔

۱۔ اہل حق پر کلمہ شہادہ واجب ہے۔

۲۔ انہوں نے اپنی حق پر کلمہ شہادہ واجب ہے۔

جس کا نام توحید ہے، یہ توحید ہے اور کفر اس میں نہ ہوگا۔ توحید ہے اور کفر اس میں نہ ہوگا۔
 ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں توحید ہے۔

کیا اس میں عزت والے اور اس میں ذلت والے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہیں یا نہیں؟
 ہاں، اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔
 ہاں، اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔
 ہاں، اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔

وَمَا يَكْفُرُ الْكُفْرَانُ إِلَّا الْكُفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ
 وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ
 وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ

اور یہ، اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔
 اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔
 اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔

اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔
 اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔
 اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔

وَمَا يَكْفُرُ الْكُفْرَانُ إِلَّا الْكُفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ وَالْكَفْرَانُ

اور یہ، اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔

اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔

اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔
 اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔
 اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔ اس کے ہوتے ہیں۔

اُن نے یہی کہنے پر سنا کہ جو لوگوں کو اپنی فلاح کے لئے خود کو قربان کرے۔
 خود کو شہید و قلم از خونِ شہداء کہنے میں نہ رہے اور اپنی عزت و آبرو پر شرم ہی
 بہت سے غیبی آواز بھی ملے ہوئے ہیں۔

یہ انتخاب و پارٹ کے لئے کسی خاص شخصیت سے اس پر پیشینگی اور پر عمل خودی ہے
 جس سے خدا کا ہی فیصلہ ملے گا کہ تمام امور میں وہ ہیں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ نہیں تو کوئی انتخاب
 یہاں نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ آپ کو میں کچھ دیکھتی ہوں۔ اگر خدا
 تعالیٰ ہی میں رہتا ہو تو آپ کو اس کی ہر بات میں اور ہر چیز میں اپنی شخصیتیں اُٹھانے
 تو میں نہیں سے اپنے خدا کا واسطہ لے کر کہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی بات ہے۔ تو جب
 خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ کو اس شخصیتوں سے یہ خدا تعالیٰ خودی ہے تو خود کریں کہ جس
 دستِ قدسی سے ہمارے عالم کو تیار کیا اور ایک عظیم انتخاب یہ کیا کہ اس سے کس کس کی جو سہلی
 خودی ہے یہ نہیں؟۔ اُن کو اس پر بھی انتخاب کا سب سے بڑا اثر ہے خودی میں خدا تعالیٰ
 و حکم ہے کہ یہ اس کی ساری پہلی بات خدا تعالیٰ ہے یہ اس پر بھی و حضورِ قرآن ہے۔
 وہی ان میں سے ہے کہ یہ اس کی ساری بات خدا تعالیٰ کے اس کے ہاتھ سے پہلی کا خود لکھا ہے اس
 تعالیٰ کو کہ یہ اس کی ساری بات ہے کہ یہ اس کی ساری بات ہے۔ یہ کوئی ہے اس کی
 پہلی پر ساری بات ہے کہ اس کی ساری بات ہے اس کے ہاتھ سے پہلی کا خود لکھا ہے اس
 عزت و اس خودی سے اس کی ساری بات خدا تعالیٰ کی ہے۔ اس پر بھی اس کی ساری بات
 لکھی ہے اس پر بھی اس کی ساری بات خدا تعالیٰ کی ہے اس کے ہاتھ سے پہلی کا خود لکھا ہے اس
 پر ایک عظیم عظمت ہے کہ اس کی ساری بات خدا تعالیٰ کی ہے اس کے ہاتھ سے پہلی کا خود لکھا ہے اس
 پہلی کا خود لکھا ہے اس کی ساری بات خدا تعالیٰ کی ہے اس کے ہاتھ سے پہلی کا خود لکھا ہے اس
 پہلی کا خود لکھا ہے اس کی ساری بات خدا تعالیٰ کی ہے اس کے ہاتھ سے پہلی کا خود لکھا ہے اس
 پہلی کا خود لکھا ہے اس کی ساری بات خدا تعالیٰ کی ہے اس کے ہاتھ سے پہلی کا خود لکھا ہے اس
 پہلی کا خود لکھا ہے اس کی ساری بات خدا تعالیٰ کی ہے اس کے ہاتھ سے پہلی کا خود لکھا ہے اس

مرد و عورت ڈرائش، جس نے مشورہ علی شہید و کلم کماں و غنی پر بنوایا کہ عقل کے پر چل گئے
 گئے۔

لو حد حقدار و عاقل و اعدا علی کرسی قرینہ میں رہی اور
 و غیر، یہ کلم کلم مسخے علی شہید و کلم قیامت کے عدا اپنے آپ کے
 حضور اس کی گڑی پر جوہر غور و جوں گے۔

نہاں کی برأت ہے جو خدا سے یہ کہنے کہ تو نے اپنے حبیب و حبیب علی شہید و کلم کو اپنے
 ساتھ اپنی گڑی میں کیوں بلایا، اور تو بشری، اے کو بشری کے ساتھ ہر رنگ و
 پند و چوٹی عبارت ہے۔

ایک سوٹ پاک کی تشریح کرتے ہوئے مولوی انجیل لکھتے ہیں۔

پہلے من کے لفظ سے ایک سوڑائی کا سوڑا ہی آپ کو نہ آجائے گا کہ
 آپ اپنی جوت سے ایک سوڑائی میں ہی تشریح کے آثار نہیں لے

ایسے آثار لکھتے ہوئے کہ لفظ سے اور کلم کا لفظ ہے، معلوم ہوئی کہ جس نے کس ویل
 سے یہ باتیں لکھ دیں۔

حدیث از روایت میں آتا ہے۔

اصطیبت العصبک فی النحر و الاچہن۔

اور کہا میرے دماغ میں سرخ و سپید دماغی اثر لکھ دے دیکھ گئے۔

جس کو کئی کے لفظ سے دیکھ گئے تو اب یہ کلموں ایک صحیح ہو گا کہ آپ اپنی جوت

نہ تھی یہی ہے جو کلمہ و بار و شمشیر، اس اور انجیل پر اس صورت و شہادہ القلابی

مرد و عورت و انجیل، مولوی انجیل و انجیل میں لکھ دے انجیل و انجیل و انجیل

نہ کلمہ و انجیل و انجیل و انجیل، اب خدا کی تکرار و تکرار، انجیل و انجیل

جسے آپ پڑائی میں لایا تھا تو آپ کا تہیہ نہیں رہا۔ اس کا فائدہ اللہ سے ہے۔ جب تک کہ آپ
 روگیا تو یہ مجاہد کی بات کہ مستقل بات نہیں۔

خود صلی اللہ علیہ وسلم کی حیرت و ہلاک کا یہ علم ہے کہ جسے کتاب ہم لائی تھی کہ ہمیں
 کی رہنمائی کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس کتاب سے کچھ
 لکھ کر لائے کہ یہ ہر جگہ ہے کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے آپ سے ہے اسے مانتا ہے۔

یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

اور ہم نے آپ کو حق پرستی کے لیے بھیج دیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیج دیا۔

یہ کتاب خدا کا شیعہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی رہنمائی کی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے لکھ

کیا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بھاری اس میں اس کو مستحق ہے۔

حضرت خیرین میں آپ کے کہ جب ہر جگہ ہم نے خود صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال یہ کہ لکھ

تھے اسے مانتا تھا۔

فَرِيقًا مِّنْهُمْ نَبِّئْنَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ

اور ہم نے ان میں سے ایک کو بھیج دیا کہ وہ ان کی بات کو کہہ دے کہ ان کی بات کو کہہ

لکھ دیں گے۔

اور اس حدیث میں آیا ہے کہ ہر جگہ ہم نے آپ کو لکھا۔

عَلَىٰ كُلِّ قَوْمٍ نَّبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

اور ہمیں اس بات کے لکھ دیے کہ ان کو یہ لکھا ہے کہ ہم ان کو لکھ دیں گے۔

ابو نعیم احمد بن حنبل رحمہ اللہ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۱، ص ۳۱۱

ابو نعیم احمد بن حنبل رحمہ اللہ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۱، ص ۳۱۱

ابو نعیم احمد بن حنبل رحمہ اللہ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۱، ص ۳۱۱

تاثرات و تیزات

- آپ شی چکے دکنے والے نے وہی فنکوں میں یہ کیا کہ سدا و شش درج میں شش جیہ و ظم سے
عقب و سول کا وہ ہے جیسے کوئی ترقی شای یا یکسو چھٹکے سر پر نہ کہتے۔ (سدا و ش)
- آپ شی چکے دکنے والے نے وہی فنکوں میں یہ کیا کہ سدا و شش ہیں نے سول علیہ التثنیۃ
و التعلیم کو پورا اس نے چھٹی اور چھ کو پورا۔ (سدا و ش)
- آپ شی چکے دکنے والے نے وہی فنکوں میں یہ کیا کہ سدا و شش ہی میں ہی شش جیہ و ظم سے
کے ساتھ شش سے ہی کم از کم چھ سے زیادہ ذیل ہی۔ (سدا و ش)
- آپ شی چکے دکنے والے نے سات فنکوں میں کیا کہ سدا و شش میں کا نام فنک و علی چش
کو اس بات کا اختیار نہیں۔
- آپ شی چکے دکنے والے نے سات فنکوں میں کیا کہ سدا و شش و سدا و ظم کے اعتبار سے
فرد میں شش و ظم کے و شست کے واسطے ہوا کرتا ہے۔
- آپ شی چکے دکنے والے نے سات سات کیا کہ سدا و شش و سول و سول شش علیہ ظم کے
پانچ سے گزشتیں ہیں۔
- آپ شی چکے دکنے والے نے سات سات کا کوئی عزم میں شش جیہ و ظم شش کے چار سات
آخر سات سات جہاں ہیں۔ (سدا و ش)
- آپ شی چکے دکنے والے نے یہ کیا کہ سول شش میں شش جیہ و ظم شش ہی نہ ہوتا کہ شش کے
سات پر نہ کہو۔
- آپ شی چکے دکنے والے نے یہ کیا کہ پانچ میں یہ کیا کہ اجازت میں شش جیہ و ظم ایک
پورا ہی کوئی مرد نہیں۔ — آپ اپنی جوت سے ایک پورے ہی میں ہی آخر سات کے

(ب) والی مدحت و حمد و ثناء اللہ تعالیٰ
 لیکن مدحت و حمد و ثناء اللہ تعالیٰ یہ کہ
 (ترجمہ) میں نے اپنے کام سے آپ کی تعریف نہیں کی بلکہ اپنے کام کو آپ
 کے نام پر لکھ دیا ہے۔

(ج) وَاخْصِيْ مِنْكَ لِعَرْشِ عِيْسَى
 وَاجْعَلْ مِنْكَ لِعَرْشِ الْمَسَاءِ
 خَلَقْتَ عَرْشًا مِنْ حُكْلِ عِجِبٍ
 كَأَنَّكَ عَمْدٌ خَلَقْتَ كَمَا تَشَاءُ لَهُ
 (ترجمہ) میری آنکھوں سے آپ سے دعا کرتا ہوں کہ آج اس کوئی عیسٰی نہ پیدا ہو
 کی جوقد کے عرش میں آپ سے کامل و مکمل ہو یا عیسٰی نہ ہو۔
 آپ پر عیب سے بچ کر پیدا ہوئے، اے صوفیوں! آپ کے عرش پر آپ سے
 ہوا خالق نے عیسٰی آپ کو بنا دیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی نسبت علی الشافعیؒ نے عیسیٰؑ کی نسبت سے پہلی یہ تائید پر آمادہ ہو کر فرمایا
 کہ وہ اللہ کے کبریا کے لیے کیا گیا ہو؟

سوال حضرت سیدی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا فرمایا ہے؟
 امیں، مَعْظَمُ الْمُعْظَمِينَ سَيِّدُ عَمَّا
 كَفُوْا عَنِ السُّبُوْرَا يَلْهَى الْفَسَادُ
 اَلْكَرْبُ لَمْ يَكُنْ فِيْ بَلَدٍ مِّنْهُمْ مِّنْ يَّسَّرَ لِيْ
 ہاں وہ اپنی ہی میں سے ان کیوں پیش کرتا ہے۔

یہ تمام وہی ہے جس کا نام کہہ رہا تھا
 اے عیسیٰؑ! تیری طرف سے اس میں سے بہت سی باتیں ہیں
 کہ تیری طرف سے اس کی طرف سے بہت سی باتیں ہیں اور اس میں سے بہت سی باتیں ہیں

○ آپ نے وہاں زمین کی خبر کی — آپ بتائیے آپ نے ان کی کس پرانی
 زمین کا نام دیا ہے وہاں کا نام دیا ہے؟

○ آپ نے ہماری کس زمین دیکھی ہے؟ — آپ نے ہماری زمین دیکھی ہے؟

○ آپ نے وہاں کس پرانی — آپ نے وہاں کس پرانی زمین کا نام دیا ہے؟

○ آپ نے وہاں کس پرانی — آپ نے وہاں کس پرانی زمین کا نام دیا ہے؟

پچھتاوے — اس کی آمدیت دیکھئے — یہی کچھ آپ کا دل

ہم کی گواہی دے — یہی بتائیے آپ کو یہی ہیں کی طبیعت دے — چنانچہ

آں دیکھ لگ کر وہ جس کی تو دھند

آں حق لگ کر وہ جس کی تو دھند

لکھ کر تو پردہ پر لکھ کر تو دھند

آں دھند لگ کر وہ جس کی تو دھند

پانڈش اور پانڈش کی بات کی صورت آگیش کے چھ شہادہ اور چھ شہادہ
 کے مافیہ میں وہاں دیکھ کر پانڈش کے چھ شہادہ

پانڈش کی بات کی صورت آگیش کے چھ شہادہ

پانڈش کی بات کی صورت آگیش کے چھ شہادہ

کر اس میں وہاں دیکھ کر پانڈش کے چھ شہادہ

پانڈش کی بات کی صورت آگیش کے چھ شہادہ

پانڈش کی بات کی صورت آگیش کے چھ شہادہ

پانڈش کی بات کی صورت آگیش کے چھ شہادہ

پانڈش کی بات کی صورت آگیش کے چھ شہادہ

پیشکش کی گئی تھی

اختتامیہ

①

مولوی اسماعیل دہلویؒ ابن عبد الوہابؒ سے بہت متاثر تھے۔ اس کا اندازہ مسند احمدؒ کی حقائق سے بخوبی ہو سکتا ہے جن کو مباحثے، محققین اور مورخین نے ذکر کیا ہے۔

۱۔ مولوی اسماعیل دہلوی نے ابن عبد الوہابؒ سے عقائد و افکار کا بڑا اثر لیا۔

۲۔ انہوں نے ابن عبد الوہابؒ کی طرح تو حید کی تائید اور انبیاء و صلحا کی تعظیم میں ایک کتاب لکھی۔

۳۔ انہوں نے ابن عبد الوہابؒ کی طرح اپنے عقائد و افکار کے خلاف عقیدہ رکھنے والے عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کو کافرو مشرک قرار دیا۔

۴۔ انہوں نے ابن عبد الوہابؒ کے طریقہ دعوت کو اپنایا۔

۵۔ انہوں نے مولوی مسکند احمد علیویؒ کو امیر المومنینؒ اسلام برحق تسلیم کیا اور دوسروں سے ہندو ٹیپلر تسلیم کیا۔ اور اس راست کے منکر کے خون کو حلال قرار دیا۔ یہی بدولت ابن عبد الوہابؒ نے اختیار کی تھی۔

۶۔ انہوں نے ابن عبد الوہابؒ کی طرح ایسے مسلمانوں کے خون کو مباح قرار دیا جنہوں نے ان کے عقائد و افکار کی مخالفت کی۔ ان کا خون بچا یا ان کے اموال کو لایا۔ ان کے گروں کو آواز دیا۔

۷۔ انہوں نے ابن عبد الوہابؒ کی طرح ایسی حکومت قائم کرنے کی کوشش

جہیں میں صرف ان کے عقائد و افکار کی تردید و افسادت ہو۔

منہج بلا حقائق کی مبنی میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ابن عبد الوہاب کی خیانت و افکار پر مختصر مدد لینی ڈال ہائے پھر مولوی اکبر علی دہلوی اور ان کے شاگرد مولوی شہد احمد دہلوی کے متعلق یہ عرض کیا جائے تاکہ مولوی اکبر علی کے بارے میں جو حقائق مذکور تھے انہیں اور تاہم ان کی کرامتیں بھی طرح طرح سے کیوں کہ تو وہ ان کی بوجہات پیش کی گئی ہیں ان کے کھینے والے کا منہ ہی ہٹا دیا اور سچائی میں نظر کیا تھا اور اس کے خلاف کیا تھے۔

(۲)

ابن عبد الوہاب نے تیسویں صدی کے اواخر و اٹھارہویں صدی کے اوائل میں تہذیب کے مقام عینیت میں پیدا ہونے اور مستحکم و مستحکمہ میں تہذیب کے مقام عینیت میں وفات پائی۔ ان کی زندگی میں علم و فضل سے نیا دور چل رہا تھا جس کی کارستانی نظر آتی ہے اسی لئے دارالعلوم دیوبند کے مصلح الحدیث مولانا شہد احمد دہلوی نے ان کے متعلق لکھا ہے۔

انما التمدد بن عبد الوہاب الجندی خلد کان رجلاً بلیداً
قلیلہ العسل

ترجمہ: لیکن عمر بن عبد الوہاب بھری کم جسم اور کم علم شخص تھا۔
اس طرح مولانا شہد احمد دہلوی بن عثمان قادری مابنی نے ابن عبد الوہاب کے بارے میں لکھا ہے۔ اور ان کی دلیل و دلیل کی ہے کہ وہ اپنے علم میں کے علوم عالم اسلام کے خاتمہ مسلمانوں کو کافر و مشرک قرار دیتے تھے انکیز میں انہیں کرتے تھا اور غیر مذہبی مسلمانوں کا بے دریغ خون بہاتے تھے۔ ان کے اہل کو کہتے، ان کے گھروں کو آج کرتے۔

شہید عالم فیض الہدیٰ دیوبند مستشرقین و علماء اسلام ۱۷۰
شہید عبد الوہاب بن عثمان بن عبد الوہاب و کشتہ افکار ابن عبد الوہاب مستشرقین

حق کہ خود شیخ یسکان بن عبد الوہاب اپنے بھائی محمد بن عبد الوہاب سے
پوچھتے ہیں۔

”آپ ان لوگوں کو کافر قرار دیتے ہیں جو کلمہ شہادت پڑھتے ہیں اور
دکھائی اور نیکوئی کے کچھ ہیں۔ ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں
کہ آپ نے جتنی خدا کو کافر مانے کا قول کہاں سے لیا ہے؟
پھر کیا نص کرتے ہیں۔“

جو اتفاقاً آپ نے بیان کی ہیں کہ ان کام کا کرنے والا مشرک
ان کام کا کرنے والا مشرک۔ آپ نے اتفاقاً یہ کہاں سے لیا ہے؟
— کیا ان کے تہذیب میں سے کچھ ایسا بات نہیں ہے؟

ابن عبد الوہاب نے بنی مسلمانوں کو اپنے فیصل میں کافر و مشرک کہا ان کا
بدھن پر طعن کیا۔ اس کی انصافیت ایک ہم عصر عالم علامہ ابن عربین شافعی
کی تقریب سے مستحق ہیں، وہ لکھتے ہیں۔

”میں نے عبد الوہاب کے پیروان کے لئے اچھے اچھے اصولوں کے مرتبہ پر قبضہ
کیا۔ وہ اپنے کو اچھے سمجھتی تھے میں لیکن ان کا عقیدہ یہ ہے کہ سلا
صرف وہی ہیں جو لیکن ان کے عقائد کے خلاف ہو، وہ مشرک ہے
بنا یہی اصولوں کے اہل سنت کو اور ان کے علم کو نقل کیا مباح قرار
دیا ہے۔“

یہی وہ ہے کہ شیخ یسکان نے اسی عبد الوہاب سے پوچھا۔

”اسلام کے ارکان کتنے ہیں؟“

انہوں نے جواب دیا۔ — — — پانچ۔

شیخ یسکان نے کہا۔

”اے اللہ! میں نے اپنے عقائد کو اپنے عقائد سے جدا کر دیا ہے۔“

”اے اللہ! میں نے اپنے عقائد کو اپنے عقائد سے جدا کر دیا ہے۔“

انت جنتہا سجنۃ والساد من من لم یلقہا فلیس بمسلا
 انہی آپسے چھوڑ گئے تباہ بنے اور چٹا لکڑی ہے کہ جو ٹھٹھا آپس کی بیروی نہ
 کہے وہ مسلمان نہیں ہے !

ابن عبداللہ اپنے جب اپنی دعوت کا آغاز کیا تو ایلہ ہجرت کو پہنچنے والے ان کے لئے
 ہر ہفتہ کی پھر دو روز کے قریب جواد میں اس مسئلہ کو پھیر دیا گیا۔ آل سعود سے اس
 مسئلہ کو اربعی قوت ملی پھر چھ دن شریعت میں اور ہفتہ دو جواد میں اسلام میں کا ہے لڑنا
 خون بہانا گیا اور مذاہر و مقامات مقدسہ کو منہدم کیا گیا اور بے حرمتی کی گئی اس
 کی تصفیہات تادمج تھوڑے عرصہ میں محمد بن عبدالعزیز مطہرہ اور فہم میں
 مطالعہ کی جا سکتی ہیں۔ ابن عبداللہ اب وہاں کے محبوں کے اس عمل کو منہصر اور
 متاخرین ملانے اور ایجاد تھوڑے عرصہ میں ملانے ملانے ملانے ملانے ملانے
 انکار و احوال کا نہ کہنے جو وہاں کے بالکان سے خوش نہ تھے اور ان کے بھائی شیخ
 سلیمان بن عبداللہ اب نے ان کے رد میں رسالہ لکھا جس کے خاکے بھی پیش
 کئے گئے، یعنی الصواعق الکاسیۃ فی الرد علی القوم البیہ (۱۱۷۷ھ) یہ رسالہ ابن قویہ
 کی دعوت کے اظہار میں ملانے لکھا گیا اس میں ایک ایک کو کے ابن القویہ کے خاکہ
 و انکار کا ملانے لکھا گیا پھر جو قابل مطالعہ ہے !

(۳)

مولوی اسماعیل دہلوی نے ابن عبداللہ اب کی بیروی میں اپنے عقائد و تہذیب
 دینے اور ابن عبداللہ اب کی کتاب رد القسریہ یا کتاب التوحید کے طرز پر تحریر کیا ہے
 کسی پھر اس کے ملانے لکھا گیا کہ پیش کی۔

مولوی اسماعیل دہلوی کا قول ہے کہ اس مسئلہ کو بہت مہلت و مطلق منظور
 بہت مہلت میں پیدا ہوئے اور اس سبب سے مسئلہ کو بڑا گوشہ و گوشہ لکھا

نے ملانے لکھا، الصواعق الکاسیۃ، مطہرہ اسکا نبول

نے ابو حامد بن مولوی، الکامل فی التوحید جلد اول، مطہرہ اسکا نبول

میں ہاں ہی — موصون حضرت شہ ولی اللہ محدث دہلوی کے چھپنے، بچنے، شہادۃ
عبدالغنی کے فرزند کے، ابتدائی کتابیں ان سے پڑھیں پھر اپنے چچا حضرت شہ عبداللہ
محدث دہلوی، شہ درویش الدین اور شہ عبدالغفور سے پڑھا اور چھلوی فارغ ہو گئے،
طبیعت میں منہ کا دودھ تھا چنانچہ ایک موقع پر انھوں نے اپنے چچا حضرت شہادۃ
عبدالغفر نے اور شہ عبدالغفور کی ولایت و نصیحت پر عمل کرتے سے میں انکار کر دیا میں
سے ان کو سخت تعلق تھا

مولوی اکبر دہلوی کی متعدد تصانیف میں فتوح الایمان زیادہ مشہور، دینی
اس کی وجہ سے مسلمانوں میں بڑا انتشار بھیج جواب تک قاسم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خانقاہ
ولی اللہی کے اکابر علماء کے اس سے بیزاری کا اظہار فرمایا اور یہ صحیح القول مشہور ہو کر
دہلی کی جامع مسجد میں واقعہ اس کا اعلان کیا گیا حضرت شہ عبدالغفر نے محدث
دہلوی نے اس کا تذکرہ لکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا جو حالات کی وجہ سے اجراء ہو سکا، علامہ
فضل حق خیر آبادی نے اس کے رد میں ایک کتاب تحقیق الحق فی ابطال الطغی
وہ جو ہر مذہب میں تحریر فرمائی اس میں شہ عبدالغفر نے محدث دہلوی کے مشروعی
کرائی نہ ابطال کی تصویر و تصویر مروجہ ہے۔ — مولوی اکبر کے چچا دہلوی
مولوی محسن اللہ نے شہ درویش الدین سے فتوح الایمان کے رد میں قصیدہ لکھا
کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اسی طرح دوستر بھائی مولانا محمد علی نے بھی جو انھوں
فی اشیاء الحق کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ مولانا محسن اللہ، فتوح الایمان کی
غزوہ اٹھاری کے پیش نظر اس کو فتوح الایمان کہا کر کے مجھے یعنی ایمان کو چوک
کے والی۔

۱۔ مدارج النبیؐ، ۲۔ مسند امیر شہنشاہ، ۳۔ حکایت ص ۴
۴۔ محسن اللہ، تحقیق الحق، ۵۔ مطبوعہ علی شہنشاہ مولانا انوار آباد صدیق خانہ خٹن احمد
لکھنؤ ۱۳۱۱ھ کہ زیر انھیں فارسی، مولانا امین دہلوی اور فتوح الایمان
مطبوعہ علی شہنشاہ، ۱۳۱۱ھ کہ ایضاً ص ۱۰۱

میرا غرض رسولِ ہدایت کے مستند پر مولیٰ حضورِ امیرِ اہل شریعت کی
 پہلی نے تحقیقِ تحقیق کے نام سے ایک سطر تحریر فرمائی تھی اس کی سند صحیحی و حدیث
 سے غور و فکر کی حیثیت معلوم کی جا سکتی ہے۔

۱۔ غور و فکر کے نام سے اس کا نام غور و فکر اور یہی سطر لکھا ہے
 اس کے اندر میں سطر جو اس کے لکھا ہے اس کا نام صحیحی و حدیث لکھا
 ہے۔ اس کا اصل کا وہی برافقہ برافقہ کے کیا کہ نام لکھا ہے اور
 دوسری کی توجہ کے خلاف ہے کیوں کہ یہ سب کو حید کے سلسلے کے
 اپنی وہ پہلے کے لکھا گئے تھے اس کے سلسلے میں اس کو حید کا
 طریقہ کی نسبت کاچہ بھی نہیں ہے۔

۲۔ جسی سلسلے سے اس کے بنائے والے سے لکھا میں پہلی لکھا
 پہلے اور یہ سب لکھا والی کے ہر وہ گروہ کے وہ لکھا
 بدلت کر لکھا ہوگا۔ — میرے نزدیک اس کا اصل میں ۱۰
 بنائی اور لکھا کہ اس کے وہ لکھا گروہ لکھا اور وہی اور
 غور و فکر ہے۔

غور و فکر کے نام سے اس کے سلسلے میں وہ لکھا گروہ لکھا
 بلکہ سب لکھا میرا غرض کہ اس کے سلسلے میں وہ لکھا گروہ لکھا
 لکھا مال اہل شریعت کے معلوم ہو کہ سند صحیحی و حدیث سے غور و فکر
 کی حیثیت آسانی سے معلوم کی جا سکتی ہے۔

غور و فکر کے نام سے اس کے سلسلے میں وہ لکھا گروہ لکھا
 میں لکھا — کیوں کہ سب میں اس کے سلسلے میں وہ لکھا گروہ لکھا

۱۔ غور و فکر کے نام سے اس کے سلسلے میں وہ لکھا گروہ لکھا

۲۔ اس کے سلسلے میں وہ لکھا گروہ لکھا

ایک اہم مقصد تھا جس کا اظہار اس رپورٹ سے ہوتا ہے جو غنشلہ میں انگریزوں
 اپنی اکیستہ کاغذوں میں ہندوستان میں انگریزوں کی فوج کی
 ملاحظہ فرمائی۔

ہم اس سے پہلے برصغیر کی تمام حکومتوں کو خدا کا ملوک کی
 حکمت علی سے شکست دے چکے ہیں وہ مروجہ اور تھا۔ اس وقت فوجی
 نقطہ نظر سے فکری کی کافی کٹائی تھی لیکن اب جبکہ ہم برصغیر کے
 چار چار پر حکمران ہو چکے ہیں اور برطانوی سامان اب بھی بھال رہا ہے
 ہے تو ان معاملات میں ہمیں کسی ایسے منصوبہ پر عمل کرنا چاہیے جو
 یہاں کے باشندوں کے داخلی انتشار کا باعث نہ ہو۔
 یہ غلط فہمیوں کے خاتمہ اور اس کی تکیوں کے لئے انہوں نے شریعت شریعہ اور
 شریعت سے شریعت مسلمانوں کو اپنی حکمت علی سے استعمال کیا۔ کسی کو خبر
 تھی کہ وہ کس کا کاروبار ہو رہا ہے اور کوئی اپنی سادگی اور شادہ لوحی کی وجہ سے
 اس سے بہرہ بردار تھا۔

(۳)

مولوی اکبر علی دہلوی نے ابن عبد الوہاب کی تصنیف کتاب التوحید کے تراجم
 کو سامنے رکھ کر اپنے مفاد و افکار کا اظہار کیا ہے۔ ان کا نام تفسیر توحید اور ان کے
 حقیقت کو یہ ہے کہ کتاب التوحید کی منہ سے اور تفسیر توحید اور ان کی شرح پر
 میں طرح ابن عبد الوہاب نے کتاب التوحید کے علی اور حتمی الفاظ کے لئے اقتدار
 حکومت کا سہارا لیا اسی طرح مولوی اکبر علی نے بھی اقتدار حکومت کا سہارا
 لیا۔ اور میں طرح محمد اکبر عبد الوہاب نے ان مسلمانوں کے قتال کیا جنہوں

۱۔ یہی بڑے بڑے (مقدور علماء اور محققین) مطہر و بیہوش و غافل، ص ۶
 ۲۔ کتاب التوحید کی طرح تفسیر توحید اور ان کے بھی علماء نے حکومت مدللہ کی قیادت
 ایک اختلاف کے مطابق جو اس سے بجا و ذکر نہیں ہے، (مستوفی)

نے ان کے عقائد و افکار کی مخالفت کی یا ان کے اعتقاد کو تسلیم نہیں کیا اور ان مولوی ائمہ کی نے بھی اپنے عقائد و افکار کی اشاعت و ترویج کا اور قطعی اعتقاد میں نتائج مسلمانوں سے متنازع کیا۔ - نصیحت آگے آتی ہیں،

موجودہ مولوی سید احمد بریلوی کے ہمراہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک ہم پر واقعہ ہے، سندھ، بلوچستان، بھوٹے، بھوٹے، افغانستان میں داخل ہوئے اور وہاں سے دکن، کشمیر، کشمیر، کوہ پستون کے علاقہ پشت گزہ پہنچے، ایک شخص نے گزہ تھا کہ مولوی اہل حق کے لیے مرشد مولوی سید احمد کا اشارہ پا کر ان کو تمام برحق تسلیم کیا اور امیر المومنین بنادیا اور یہ حکم ناطق بنا دیا، جو شخص کا جناب کی امامت استقامت ہی سے قبول نہ کرے یا کلمہ کے بعد اس سے انکار کرے وہ ایسا باغی ہے کہ اس کا خون بہانا حلال ہے اور اس کا قتل کرنا کافروں کے قتل کی طرح میں جہاد اس معاملے میں عاجز کا مسلک ہی ہے لہذا اعتراضی گتے والوں کے اعتراضات کا جواب تلوار کی نند ہے نہ کتیرے و نصیحتیں۔

مولوی سید احمد بریلوی نے افغانستان کے والی امیر دوست محمد خان کے نام خط لکھا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی انہیں نے مولوی سید احمد کا اشارہ پا کر اور ان پر ایمان بالقریب لگے کہ قدم اٹھا، مولوی سید احمد والی بھون کو لکھتے ہیں،

مخلص و عام مسلمانوں کے اتفاق ملنے سے مسیحی امامت کی ہیبت اس عاجز کے ہاتھ پر کی اور جہاد کے سارے اجزاء نام نیچے میں دیا گیا اس خاصہ فتوہ ہے مختار کو اس بلند مرتبے کے حاصل ہونے کی وجہ سے نہیں اتفاق اور انہماک کے غریب جس میں ترک اورش کی گنجائش

میں بھاڑی گئی تھی۔

مولوی امین الدہلوی کے ہم سبق اور اس تحریک کے رفیق کار مولانا محبوب علی
نے اس خطی اداست کو اپنی نظروں سے نہیں دیکھا اور غفلتِ ذاتی میں مولوی شہید
احمد خاں کو مشورہ دیا۔

”آپ یہ نہ کہیں کہ میں امیر المومنین اور میں پر الشکر کا خلیفہ ہوں
اور میری اطاعت تمام لوگوں پر واجب ہے کیوں کہ یہ خدائی بات
دوسروں اور مجھ اور ان کو وحشت میں ڈالتی ہے۔“

مگر مولوی شہید احمد نے اس غفلت کو غفلتِ ندامت کر دیا اور مولانا محبوب علی
سے کہا کہ خاموشی سے اطاعت کئے جاؤ، ان کے لئے یہ مشکل تھا تو وہ اجازت
لے کر وطن واپس چلے گئے، ان کے جانے کے بعد اس خیال سے کہ کہیں دوسرے
لوگ بھی ان کو چھوڑ کر چلے جائیں، مولوی شہید احمد سے اعلان کیا،
”جو بھی میرے پاس سے اپنے وطن کو لوٹ کر جائے گا اُن کا ایمان ٹپکا۔“
مولوی محبوب علی کے چلے جانے کے بعد اس تحریک کو جو صدر پنہا اس کا
موجود تھا خیر سی نے اس طرح نوکر کیا ہے۔

”مولوی محبوب علی کے انوائسے جو کاروبار جہاد کو صدر پنہا کر دیا
صدر اس لشکر کو آج تک کسی سکے یا فتوانی کے ہاتھ سے نہ پہنچا
تھا، مولوی جوتہ علی کے فتنے کے بعد مدت سے ہندوستان سے
گاہلوں کا آں بند ہو گیا، اگر مہاراجن پنہا و مست ہو گئے۔“

۱۔ جی ایس نادانی، مولانا امین الدہلوی اور قادیان، ص ۸۸، پنہا کو تہذیب و تمدن
۲۔ جی ایس، کتاب کار و قلم، تحریکِ ایشیاء، ص ۸۸، پنہا، ص ۸۹
۳۔ مولوی محبوب کے ساتھ مہاراجن کی ایک بڑی جماعت واپس چلی گئی تھی، اس کو
محمد جعفر تھا خیر سی نے ۱۹۱۶ء سے تعبیر کیا ہے۔

۴۔ محمد جعفر تھا خیر سی، حیاتِ شہید احمد علیہ، مطبوعہ پوزیشنل، ص ۱۳۶

مولوی سید احمد کا وہی مسک قہر جو ان کے دست راست اور چپ بھٹا
مولوی اسماعیل دہلوی کا تھا، یعنی دونوں حضرات پاک و ہند کے اکثر علماء و
مشاہد اور مسلمانوں کو کفر و ارتداد میں ملوث سمجھتے تھے جس کا انہوں نے مولوی
سید احمد نے ان کی ایک (مجادلہ) کتاب قذیر البدلہ کے نام ایک مکتوب
میں لکھا ہے۔

مولوی سید احمد کے احباب امامت کے بدائق کو ان کے مشہد کی تقریریں بھی
چلتی تھیں اور یہ غرض تھا کہ ان کے لگا کر آپ کا مقصد خاص مناصب کی تکمیل کے
لئے اقتدار و حکومت حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ آپ نے در بیچ الاولیٰ مشہد کو حاکم
پشاور و سلطان کو قاتل کے نام ایک خط لکھا کہ اس پر اس کی نقول طویل
جواب میں ارسال کیں۔ اس میں انی غصبات کو درج فرمایا۔ جو کہ تحریر فرمایا اس
کا خلاصہ یہ ہے۔

- ۱۔ مسلمان امرار میں کسی کے ساتھ ہماری ممانعت نہیں !
- ۲۔ نہ تو ہمیں دوسرا میں سے کسی سے ہماری مخالفت !
- ۳۔ عظیم کافروں سے ہمارا مقابلہ ہے نہ مقدمات اسلام ہے !
- ۴۔ سلطان کو قاتل کے اس خصامت کو کافی نہ سمجھا اور جوتا لکھا۔
- ۵۔ یہ مولوی کہ مسلمانوں سے نہیں بلکہ کفار سے لڑنے آئے ہیں۔ بلکہ
فریاد ہے !

- ۶۔ آپ کا عقیدہ فاسد اور زہر کا سم ہے !
- ۷۔ آپ بغیر ہرگز ارادۂ امامت و حکومت نہ رکھتے ہیں !
- ۸۔ ہم نے بھی خط لکھے واسطے کہ باندھی ہے کہ تم کو قتل کر کے اس
زمین کو ہم سے پاک کر دیں !

۹۔ انہیں کا دعویٰ، مولانا سید دہلوی اور نقوی جو ان میں سے بہت دور مکتوب سید احمد شہید کے
کے ایضاً ص ۹۹ پر لکھا کہ ان کے بغیر مولانا جعفر علی سید احمد شہید ص ۱۹-۲۰
۱۰۔ ایضاً ص ۹۹ پر لکھا کہ ان کے بغیر مولانا جعفر علی سید احمد شہید ص ۱۹-۲۰

سلطان محمد خاں کے اندر بچے ظلم و غلامی کے چنانچہ مستندہ کو مولوی سید احمد اور ان کے رفقاء نے پشاور اور کوہاٹ پر قبضہ کیا۔ اس جہم میں دو ہزار مسلمان طلبہ بچے اور ایک ہزار عورتیں۔۔۔ سب سواروں سے بیعت لی مگر سوار پانچہ خان نے بیعت نہ کی۔ سید احمد کے ساتھیوں نے اس سے جنگ کی اس کے حلقہ کو تاراج کیا اور اس پر قبضہ کیا؛ پانچہ خان نے سوار ہری سنگھ سے مدد لے کر سید احمد اور مسلمان طلبہ کی پریشانی میں کیا اور نکتوں کو انعام و اکرام سے نوازا، اسی طرح سلطان محمد علی نے بھی پشاور و کوہاٹ پر قبضہ کے بعد تھارہ اور کجیت سنگھ کو ایک قبیلہ ٹھوڑا خد کیا اور مولوی سید احمد مولوی محمد علی مولوی اور ان کے رفیقوں کے نفوذ مدد طلب کی :

مستندہ و اسحاقی سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل متصد کچھ اور ہی تھا، نکتوں سے جنگ کا مقصود تھا وہ نہ مقامی مسلمانوں کا سید احمد کے خلاف نکتوں سے مدد طلب کیا کیا مہینے؟

مولوی سید احمد کے رفقاء میں راجہ غلامی مولوی محبوب علی نے سہیلیوں کو مشورہ دیا کہ اپنے اپنے وطن واپس جا کر حقوق العباد وادائیگی انہوں نے سوال کیا۔

”جہاد کہاں ہے؟“

”تم نے کہنے میں کسی کافر کو مارا ہے؟“

مقامی مسلمانوں کے حکام قتال و جدال کے بعض مقامی علما کو سید احمد اور مولوی اسماعیل سے چٹن گدیا میں کا اندازہ خود مولوی سید احمد کے منسوب ہے

۱۔ جعفر قاسمی، ”تاریخ ہندوستان“، ص ۱۰۹

۲۔ محمد علی، ”تاریخ ہندوستان“، مطبوعہ پورٹ لینڈ، ص ۱۰۹

۳۔ جعفر قاسمی، ”تاریخ ہندوستان“، ص ۱۰۹

۴۔ غلام قتال، ”جہاد سید احمد علی“، مطبوعہ پورٹ لینڈ، ص ۱۰۹

سے بہتا ہے۔ اس کتاب سے پتا چلتا ہے کہ معاشی علم آپ سے برگشتہ ہو گئے
اور آپ کو ملو و پے دین سمجھنے لگے۔

مردی محبوب مٹی کے گھسا ہے۔

”رمضانی مسلمان اسٹیڈی احمد کے اعلان امامت کے بعد آپ سے
لڑے اور قتال کیا۔۔۔ جناب شیخ صاحب کے لوگوں نے غلطی
کے اموال میں مبالغہ قیمت کی طرح تصور کیا۔ یہ کہیت دیکھ کر
لوگوں کو یقین ہو گیا کہ شیخ صاحب خلافت کے لائق نہیں البتہ صاحب
سے بیعت کر دی اور کہا ہم تمہارا امتداد ہم امر میں نہیں کرتے

ایک اور حادثہ پیش آیا۔۔۔ شیخ احمد کے رفقا میرزا افغان مولوی داد
یہودی سے نکاح کر کے لگے۔ چنانچہ غوث علی خاں کی ایک لڑکی کا جبراً نکاح ہوا
جس نے اس کو برہم کر دیا۔ اس نے خان خٹک سے مل کر ایک ہم چلان جس کے
بچے میں شیخ صاحب کے مندر کردہ تمام سرواڑوں کو قتل کر کے اس کی حکومت
خاتمہ کر دیا۔ آج اس صورت حال نے منکر کفر کو سخت ایس کر دیا اور انہوں نے
مادری کے عالم میں اپنے ساتھیوں سے منسوب کیا۔

میں اب اس سرزمین کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔ یہ نہیں بتا سکتا کہ
کہاں بہاؤں گا۔۔۔ میں آپ کو رخصت دیتا ہوں آپ بے
رخصت رہیں گے۔

مگر چند دینی جماعتی رہ گئے تھے وہ آپ کے ساتھ تھے، مابقی ہرگز آپ

سے متعلق، کاتبیہ، ذکر خیر، افتادہ (۱۹۰۰ء تا ۱۹۰۱ء)، مکی خزینہ

الہیہ، ترقی ریٹ آف اسلامک سٹڈیز، لندن، ۱۹۰۱ء، ص ۱۰۰

کے لیے ان کے تعلق، مولانا محمد علی احمد خاں، حیدرآباد، ۱۹۰۱ء، ص ۱۰۱

خبردار، جلد ۱، ص ۱۰

کے ایضاً، ص ۱۰۱ تا ۱۰۲

ہل چلے، وہی میں آپ کا حال پہنچا، خیر! بھوکہ میں خیر نہ تھکے پر شب بھلی مارا،
 آنکھیں بٹھک رہی، کوٹ پر قبضہ کیا، پھر نظر آدھ فتح کیا۔۔۔ سکھ سید احمد کے خدات
 ہوں کہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد کرے، مجھے اس نے سکھوں کے خدات اس ہجم میں
 تعالیٰ مسلمانوں نے بھی مدد کی، اس طرح فیصلہ کن جنگ ہوئی اور باد کوٹ
 کے ایک حصے میں محصور مولوی دکنی دہلوی اور ان کے ساتھیوں کا قتل ہو گیا،
 شیخ صاحب کے باڑی کا لڑکھواری ہسپتال بھی غرق ہو گیا ہے۔

حضرت امیر المومنین درہان جماعت از نظر میں نائب شہزادہ
 ۱۔ یعنی اسی جماعت میں امیر المومنین میری نظروں سے غائب ہو گئے،
 شہزادہ جنگ سے غائب ہو گئے کے بعد آج تک کچھ کو کسی نے نہ دیکھا
 چنانچہ آپ کی وفات کی کوئی مستند اور قابل ذکر شہادت یا شواہد سے نہیں ملتی،
 مولوی امین دہلوی کو کبھی اس سے ملنے کی بہت عادت تھی، شہزادہ
 جنگ میں دکنی پر گئے اور انتقال کی جو کیفیت تحریر فرمائی تھی اسی کے کسی بہ وہ
 رہے۔

”اس سولہ لاکھ لکھار میں گھس کر آپ شہید ہو گئے“

یہ بھی لکھا ہے کہ چوں کہ آپ کو اس اچھی شہادہ سے بہادر تھا اس لئے
 آپ کی قبر پر لوگ نذرانے پیش کر رہے تھے اور مزاروں سے لگتے ہیں،

(۵)

قادی کے ایسے میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ آخر اتنے شہداء از مقام پر جا کر
 یہ ہجم ہوئی کیوں کی گئی، اس سلسلے میں محققین اور مؤرخین کے پانچ نظریات
 ملتے ہیں۔

۱۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ تحریک انگریزوں کے خدات تھی،

۲۔ مولوی رفیع الدین، جماعت مستقامت شہزادہ میں ۱۹۷۷ء

۳۔ ایف، ۱، ص ۱۵۰ ۴۔ ایف، ۱، ص ۱۵۱

۴۔ بعض کا خیال ہے کہ اس سلسلہ کی تحریک تھی؛

۵۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ آزادی وطن کی تحریک تھی؛

۶۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ مسکھوں کے خلاف تحریک تھی؛

۷۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک خلافتی اور فرقہ وارانہ تحریک تھی؛

۸۔ اُن تحریکِ داخلی و خارجیوں کے خلاف تھی تو یہ بات تعجب انگیز ہے کہ شاید احمد
اور ان کے رفقاء کے انگریزوں کی حق داری میں میسوں سے کراہت مگر وہ مزاحم نہیں
ہوئے بلکہ انہوں نے حسین احمد مدنی۔

جب شہید احمد کا ارادہ مسکھوں سے جنگ کر کے کا ہوا تو انگریزوں
نے اطمینان کا سامان لیا اور جنگی عہدہ دیا جس کے نتیجہ میں
شہید صاحب کی مدد کی جا۔

نور جعفر خان پری نے بعض ایسے حقائق پیش کئے ہیں جن انگریزوں سے
مولوی شہید احمد بریلوی اور مولوی اسماعیل دہلوی کا تعلق غلط سمجھا رہا ہے۔
ایک جگہ لکھا ہے کہ جب شہید صاحب حج کے لئے تشریف لے کر رہے
تھے تو ایک انگریز سوداگر نے آپ کے قاتلے دلوں کو کھانا پیش کیا۔
ایک جگہ لکھا ہے کہ انگریزوں کی دعوت پر شہید صاحب نے مولوی آغیوں کو حضور
نصیحت کے لئے بھیجا چنانچہ۔

اُس دن تقریباً دس ہزار مسلم صاحب اور صاحب لوگ آپ کے
دعوت مستطیع کو جمع ہوئے تھے۔

ایک جگہ لکھا ہے کہ جب شہید صاحب اپنی ہم پر دو اور بھوتے تو شیخ علی
نہیں اعظم الدہلوی کی معرفت تعلیماتِ گدڑیہ کا اصول شمال مغربی کو ان عہد

۱۔ حسین احمد مدنی، گفتی بیانات، جلد دوم مطبوعہ کراچی، ۱۹۱۵ء

۲۔ نور جعفر خان پری، بیانات شہید احمد شہید، مطبوعہ کراچی، ۱۹۱۵ء

۳۔ جلد، ص ۱۰۰

ایسٹن انجوائی ۲

۴۔ اگر تحریک سوشل تھی تو اس میں جوئی میں ہندوؤں سے کیوں مدد ملے گی اور ہندو اصول کو اپنی قیود میں کیوں بھستے گی؟ مولوی حسین احمد لکھتے ہیں۔

شیخ صاحب کا ہندو ریاستوں کو ہندو اور شریک جنگ کی دعوت دینا اصل پہلے توپ خانے کا انٹر پارٹم واپسیت کو منظور کیا گیا کی دلیل ہے کہ آپ ہندوؤں کو اپنا محکوم نہیں بلکہ شریک حکومت بنانا چاہتے تھے۔

۵۔ اگر آزادی وطن کی تحریک تھی اور اس کا مقصد ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ حکومت قائم کرنا تھا یہ کہ مولوی حسین احمد کا خیال ہے تو پھر شیخ احمد کا یہ کہ اسامت اور خلافت پر فائز ہو کر اپنی حکومت قائم کرنا کیا معنی؟

۶۔ اگر تحریک سکھوں کے حقوق تھی تو مقامی مسلمانوں اور ان کا بری سنگ اور ریاست سنگ سے مدد طلب کرنا کیا معنی؟ — مولوی حسین احمد کے لکھنے پر سکھوں سے جنگ فرقہ واریت کو برپا کرنے کی بجائے اس دنیا پر سکھوں کو انگریزوں کے سلوک و سداکار بننے کے لئے

یہیں گرا رہا تھا تو پھر انگریز — شیخ احمد کی کہوں سے کہتے حقیقت میں انگریز شیخ صاحب سے نہیں بلکہ سکھوں سے نفرت اور نفرت جن پر اس وقت تک وہ ظہر حال نہ کر سکے تھے۔

۷۔ بعض کا خیال ہے کہ تحریک تھریپالی اور فرقہ وارانہ تحریک تھی لیکن اس کا مقصد تھا کہ ایک حکومت قائم کر کے خاص قسم کے مفاد اور افکار وہاں نافذ کئے جائیں۔ اس خیال کی توثیق مولوی محبوب اللہ کے اس بیان سے ہوتی ہے۔

۱۔ مولوی محمد امجد علی، حیات امجد، شہید، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۱ء
۲۔ مولوی محمد امجد علی، لکھنؤ، جلد ۱، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۱ء کے ایڈیشن، ص ۱۰۷

یہ چمک بھسک، اٹھ لیٹی جوتے، وہی ہے جس کے گھٹن ابی جھلکی
 نے نکوڑا اٹھائی اور ہزار ہا ہزار مسلمانوں کا خون پھیلا !
 مولوی شہد احمد نے اپنے عقیدے کو نفسی طور پر خواہات اور ہلاکت
 کے قدیم نتائج دیا۔۔۔۔۔ اپنی بیم پر دعا آگئی سے قبل اپنی ہمشیر سے
 جو کہ دنیا یہ وہ گارل کو بیوی۔ آپ نے منسوب کیا۔

”اے میری بہن! میں نے تم کو خدا کے سپرد کیا اور یہ بات یاد رکھنا
 کہ جب تک جنت کا شریک اور ایمان کا مدافع اور چین کا کفر اور
 انہماکستان کا اخلاقی میرے ہاتھ سے ہو کر ہر روز شہادت
 زندہ رہو گا کہ تمی رب عزت مجھ کو نہیں اٹھا کے گا۔ اگر
 قبل ظہور ان واقعات کے کوئی شخص میری موت کی خبر تم کو دے
 اور تصدیق پر غفلت بھی کہے کہ سید احمد میرے دو بہنو مرگیا یا
 مدافیا تو تم اس کے قول پر ہرگز اعتبار نہ کرنا کیوں کہ میرے
 نسب نے مجھ سے دعا والی کی ہے کہ میں چیزوں کو میرے ہاتھ
 پر پورا لے کے مار دے گا۔“

جی اسم کا سید صاحب نے ذکر فرمایا ہے اس میں سے کوئی پھرانہ ہوا اور
 شہید صاحب شہید نے گئے۔ اگر ان باتوں کو پہنچا جائے تو جلدی کے ال میں
 یہ دستور پیا ہو سکتا ہے کہ سب از اللہ حق جل جلالہ کے سچا وعدہ نہ فرمایا۔ یہ
 خیال اللہ کی طرف سے جائز ہے، لامحالہ یہی کہا جائے گا کہ سید صاحب نے
 جو وعدہ فرمایا وہ من جانب اللہ نہ تھا۔۔۔۔۔ بعض حضرات نے سید صاحب
 کی شکست کی یہ تاویل فرمائی کہ سب از اللہ شکست نہیں ہے، اگر یہ
 شکست ہوئی تو سب از اللہ کیسے پوری ہوئی؟۔۔۔۔۔ یہ دیکھ کر حیرت مہی
 کہ سب از اللہ کسی بل خدا کی نے اپنی کتاب سیرت سید احمد شہید میں ایک جگہ

بالواسطہ طور پر ایسے گستاخانہ قول کو نقل فرمایا ہے :

مذہب سرانہ عقائد کے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب کی تحریک ایک نظریاتی تحریک تھی۔۔۔ جن عقائد انکار کی سید صاحب اور مولوی امجد علی نے تبلیغ کی ان کا غایت ہے کہ وہ حیر کے سبب یہ نہیں سمجھتے پھولتے اور پھیلنے لگے ہیں، مولوی امجد علی نے یہ آواز اٹھائی ہے کہ مولوی امجد علی نے اپنے اصول میں ان نظریات کے غلطیوں کی یہ کو کھینچ کر دیتی ہے کہ تحریروں و تقریر کے ذریعہ سید سے مراد ہے اور پڑھے لکھے مسلمانوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کر کے ان کے دلوں میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور پیغمبرانِ دین کی محبت سرد کر دی گئی اور ان حضرات علیہ السلام کی جناب میں بے پاک بنادیں اور یہ خیال نہیں رہتا کہ ان نظریات قدیم سے محبت و اخلاص کا تعلق ایمان میں حرارت پیدا کرتا ہے۔ مولوی امجد علی دہلوی کے اسی جہت کے افکار و عقائد کی اشاعت کے لئے پہلے تفسیر الدیوان تحریر فرمائی اور پھر تکبیر اٹھائی۔۔۔ تکبیر کے نام سے میں خود جعفر تھا تیسری کے یہ اثرات نمایاں تو ہو رہے ہیں۔

”۱۱“ کی عبارت جیسی ہے ”مشرکوں کی تعداد کے بے جس کی تعداد“

”۱۲“ میں ہے ”مشرکوں اور گور پرستوں کے دل کباب ہوئے ہیں“

یہاں تھانویسری نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں اور پیغمبرانِ دین کے چاہنے والوں کو ”مشرکوں اور گور پرستوں“ سے تعبیر کیا ہے کیونکہ انہیں کے دل تکبیر اور ایمان کی ان بے باکانہ عبادت سے مضطرب ہوئے ہیں جن کے نمونے تقدار میں پیش کئے گئے ہیں۔

بہرحال بعض نوپیش نے تاریخ پر فرقہ واریت کا رنگ چھٹایا اور تاریخ کو کبر کا کپڑا دیا۔ مورخین و محققین نے مولوی سید احمد بریلوی کے سلسلے میں ایسی متعدد باتیں لکھی ہیں جن کو پڑھ کر حیرت اور وحشت ہگاتی جاتی ہے علیحدتِ مذہبات کے خدایاں کے مطابق ملتوں ہوئے ہیں بہت سی خفاہیں لکھی ہیں

جو بیکار پڑھائی جا رہی ہیں۔ — موزوں و مخلصین میں سب سے پہلے اس نیک
حقیقت کو مشہور ہوگا کہ اگر اشتیاقی حسین قریشی نے مسوں کیا اور کیا جس
میں بڑا فرق کیا۔ اب تک جو کتابچے لکھ گئی ہے وہ سب یکطرفہ ہے، ان
کی سرکٹ ہند کی اس دنیا سے تھی جو مولوی سید احمد دہلوی کہیں دہلی
دیگر ملک کے محلے سے لکھ گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی کے عقائد و افکار کو صحیح مان لیا جائے
تو پاکستان و ہندوستان بلکہ عالم اسلام کے مسلمانوں کی اکثریت کا رز و مشرک
قرائنی ہے اور ان کے نزدیک ایسا فعل۔ اس لئے ان عقائد و افکار کو تسلیم
کرنے کی بھی دعا دینا مسلمان کیلئے ممکن نہیں۔ عہد جدید کے عالم و طاقت مولا، فرید
ابراہیم ندوی کیلئے کیا خوب فرمایا ہے۔

”ہمارے برحق انعاموں کا اندازہ مستورینِ ظلمت رہا ہے، جس کی
خیریت اور خوبی کی طبر سوار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے
ان حضرات کو اللہ تعالیٰ نے مقبولیت عطا کی۔ پانچ سو سال سے تمام
دنیا کے مسلمان ان کی پیروی کرتے ہیں اس عرصے میں جتنا علم
اسلام اس حضرات کے بیان کردہ ہر مسئلے کو بار بار پکے پکے پڑا
اس پر ہر قصداً لگا چکے ہیں۔ ان حضرات کو چھوٹا اور آشوب
یا بدھوی صدی کے کسی فرد کو اپنا معتقد دینا کہاں کی دانشمندی ہے
دولت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمائی ہے کہ سچا و اعظم کا نام
دو بگ کاپ نے یاد رکھا ہے۔“

”میری امت گرامی بہ اتفاق نہیں کرے گی۔“

احقر موز مستور احمد عفی عنہ، پرنسپل

گورنمنٹ ڈگری کالج، پٹنہ، پاکستان

سرشلال اکرم شکریم

سرمدی سنگھ

نہ لبر ایسوسی ایشن، عرفا سڑک، دہلی اور مکتبہ امجدیہ، سیدہ سوسائٹی، لاہور



